www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلبۂ مدارسِ دینیہ کو لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی تقسیم

اور سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کے خطاب پر ایک نظر

پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اپنے غیر معمولی ترقیاتی کاموں کی بدولت پاکستان کے موجودہ حکمرانوں کی صف میں ممتاز حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ لاہور میں میٹرو بس اور شاہراہوں کی تعمیر، امن وامان کی دیگر صوبوں کے مقابلے میں معیاری صورتحال، ڈینگی وائرس کے خاتمہ کی کامیاب جدوجہد، دانش سکولز، میرٹ سکالر شپس اور طلبہ میں لیپ ٹاپس کی اہلیت کی بنا پر تقسیم اُن کے قابل ذکر کارنامے ہیں۔

۶ مارچ ۲۰۱۳ء کا دن اس لحاظ سے اہم تھا کہ اس دن لاہور کے عالی شان 'ایوانِ اقبال' میں پانچوں وفاق ہائے مدارسِ دینیہ سے منسلک دینی مدارس کے طلبہ میں چار ہزار لیپ ٹاپ کمپیوٹر تقسیم کرنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ (دیوبندی) سے ملحق مدارس میں ۱۲۰۰، تنظیم المدارس اہل سنّت (بریلوی) سے ملحق مدارس میں ۱۰۰۰، جبکہ وفاق المدارس السّلفیہ، وفاق المدارس الشیعہ اور رابطۃ المدارس الاسلامیہ (جماعتِ اسلامی) کے طلبۂ مدارس میں ۵۰۰، ۵۰۰ کمپیوٹر لیپ ٹاپ کی تقسیم عمل میں آئی۔ اس مقصد کے لئے وفاقوں سے ملحقہ مدارس کے اُن طلبہ کو اس انعام کے لئے منتخب کیا گیا جنہوں نے وفاق کے آخری امتحان منعقدہ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ میں ۷۰ فیصد یا اس سے زائد نمبر حاصل کئے ہیں۔ ان طلبہ میں لیپ ٹاپس کے انتہائی جدید ماڈل تقسیم کئے گئے جو ماضی میں سرکاری یونیورسٹیوں میں دیے جانے والے لیپ ٹاپس سے بہتر مالیت وکارکردگی کے حامل ہیں۔

ایوانِ اقبال میں سجائی گئی اس باوقار تقریب میں پانچوں وفاق ہائے مدارس کے ۲۰۰، ۲۰۰ منتخب طلبہ وطالبات کو اس اعزاز سے نوازا گیا۔ تقریب کا انتظام وانصرام اور لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی تقسیم کی نگرانی وزارتِ اوقاف ومذہبی اُمور، صوبہ پنجاب کے ذمے تھی، جنہوں نے تمام وفاقوں کو مساوی نمائندگی دینے کے علاوہ طالبات کو مکمل باپردہ اور یکسر علیحدہ انتظام کے تحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اِعزاز سے نوازا۔ تقریب کا انتظام وانصرام بھی بڑا مثالی تھا۔

یہ تقریب اس لحاظ سے بھی باعثِ خیر وبرکت تھی کہ عین نمازِ مغرب سے ۱۵ منٹ قبل شروع ہونے والی اس تقریب میں تلاوتِ قرآن مجید اور نعتِ رسول مقبول ﷺ کے فوراً بعد نمازِ مغرب کے لئے مکمل وقفہ کر دیا گیا اور تمام شرکا کے نماز ادا کر لینے کے بعد تقریب کی باضابطہ کاروائی شروع کی گئی۔ سرکاری تقریبات میں اس طرح نماز کا اہتمام ایک قابل اتباع رویہ ہے جس کا خیر مقدم اور پیروی کی جانی چاہئے۔ نمازِ مغرب کے فوراً بعد کمپیوٹر حاصل کرنے والے ممتاز طلبہ وطالبات کے اعزاز میں پنجاب پولیس کے دستے نے 'گارڈ آف آنر' بھی پیش کیا، اس موقع پر ہر وفاق سے ایک ایک نمائندہ شخصیت نے مختصر وقت میں اپنے اپنے تاثرات پیش کئے اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے اِن طلبہ وطالبات کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے اُن سے اپنا حالِ دل بھی بیان کیا۔ اپنی اُمیدیں، تمنائیں اور اپنے وِژن سے حاضرین کو آگاہ کرتے ہوئے جناب خادم اعلیٰ پنجاب نے بہت سی قابل ذکر باتیں کیں۔ یاد رہے کہ اس سے دو روز قبل لیپ ٹاپ تقسیم کرنے کی ایک تقریب ملتان کی بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی کے سیمینار ہال میں بھی منعقد ہو چکی تھی جس میں وزیر اعلیٰ کے معتمدِ خاص جناب ذو الفقار کھوسہ نے جنوبی پنجاب کے طلبہٴ مدارس میں لیپ ٹاپ کمپیوٹر تقسیم کئے تھے۔

دینی مدارس میں لیپ ٹاپس کی یہ تقسیم اس لحاظ سے خوش آئند اور تاریخ ساز قرار دی جاسکتی ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے وطن عزیز میں مدارسِ دینیہ کے طلبہ کی پذیرائی اور اُن پر حسن اعتماد کا یہ ایک قابل ذکر واقعہ ہے، بلکہ بعض حاضرین کے خیال میں اسے تاریخ پاکستان کا ایسا اوّلین قدم قرار دیا جاسکتا ہے جس میں طلبہٴ مدارس کو سرکاری سطح پر اپنائیت اور اعتماد ومحبت دی گئی۔ لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی یہ تقسیم اس لحاظ سے بھی مبارک ہے کہ حکومتِ پنجاب کے اس اقدام کے ذریعے ان طلبہ کو سکول وکالج کے طلبہ کے مساوی طالبِ علم ہونے کی حیثیت کو تسلیم کیا گیا، اور علوم اسلامیہ کی تعلیم وتدریس میں حکومت اور معاشرے کی دلچسپی کو اُجاگر کیا گیا۔ حکومتِ پنجاب کا یہ اقدام اس لحاظ سے بھی غیر معمولی معنویت رکھتا ہے کہ یہ اقدام ایسے وقت میں کیا گیا جب اَغیار کی سازشوں سے متاثر ہوتے اور اُن کے ہاتھوں میں کھیلتے ہوئے دینی مدارس اور علماے اسلام کو معاشرے کا ایک غیر مفید بلکہ مخالف عنصر قرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کی سازشیں زوروں پر ہیں!!

دینی مدارس سے میڈیا کے اربابِ اختیار کی بدگمانی اور امتیازی رویّے کا یہ عالم ہے کہ اگلے روز کے اخبارات میں روزنامہ 'نوائے وقت' کی ایک مختصر خبر کے علاوہ، اس غیر معمولی واقعہ کی نمایاں خبر شائع کرنے یا کسی ٹی وی چینل پر نشر کرنے کی توفیق بھی کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ الغرض حکومت کے جن مشیران نے وزیر اعلیٰ کو اس طرف متوجہ کیا اور اُنہوں نے اس اقدام کو منظور کر کے خاص اہمیت دی، اُس پر ہمیں ان کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

اس اعزاز کی اہمیت و معنویت سے آگے بڑھتے ہوئے، یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ مغربی تہذیب اپنے جلو میں جن مفاسد کو لے کر آ رہی ہے، ان میں بے حیائی، فحاشی، رقص و میوزک، مرد و زن کے عشق و فسق پر مبنی آزادانہ تعلقات سرفہرست ہیں، ان خرابیوں پر مغربی تہذیب کے نظریاتی مغالطے: مرد و زن کی مزعومہ مساوات، مادر پدر آزادی، انسانی حقوق کے من چاہے معیار، جمہوریت، مادیت، دنیوی افادیت اور دین بیزاری کے الحادی اور خانہ ساز نظریے مستزاد ہیں، اور اہل مغرب ان تمام عملی و نظریاتی حربوں کو دنیا بھر میں اپنے میڈیا کے ذریعے پھیلا رہے ہیں۔ فی الوقت کمپیوٹر کی سکرین سے زیادہ کوئی شے موزوں تر نہیں جس کے ذریعے یہ حیاباختہ اور الٰہیت بیزار تہذیب تقویت حاصل کر سکے۔ ایک وقت تھا کہ کسی گھر کے اوپر ڈش کی موجودگی، کسی شخص کے پاس انسانی تصاویر، کسی گھر میں ٹی وی اور وی سی آر وغیرہ کا وجود، اُس کے برے تعارف کے لئے کافی سمجھے جاتے تھے۔ آج تہذیبِ مغرب کا دباؤ اس حد تک جا پہنچا ہے کہ مذکورہ بالا تمام خرابیاں جن کے خاتمے کے لئے علما اور مدارس و مساجد نے برسہا برس بھرپور مہم چلائے رکھی اور مغربی تہذیب کو پنپنے سے روکے رکھا، آج ہر ایک کے ہاتھ میں ہیں، برائی کا احساس ہی مٹ چکا، حتیٰ کہ انہی مدارس کے طلبہ و اساتذہ کو اُسی کمپیوٹر کا تحفہ دیا جا رہا ہے۔

موبائل فون کی سکرین، کیمرے، انٹرنیٹ، میوزک اور ایس ایم ایس کی سروسز اس وقت سنگین خرابیوں کی بنیاد بنتی جا رہی ہیں۔ رنگین موبائل فونوں میں فحش مناظر کی فلمیں اور بے ہودہ گانے اس قدر معمول کی چیز بن گئے ہیں کہ ان مضرات کی بنا پر بہت سے دینی مدارس میں کیمرے یا میموری کارڈ والے موبائل فون استعمال کرنے پر پابندی ہے، حتیٰ کہ بعض اداروں میں تو ہر قسم کے موبائل فون کو رکھنا سرے سے ممنوع ہے کیونکہ طلبہ کے لئے ہمہ وقتی رابطہ کوئی ایسی سنگین ضرورت نہیں جس سے اُن کی روزمرہ تعلیم کا معیار متاثر ہوتا ہو۔ مدارس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحول کو پاکیزہ رکھنے کی ان کوششوں کے تناظر میں طلبہ مدارس کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ کا تھما دینا مغربی ثقافت کا ایک نیا چیلنج اور مہلک خرابی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

• کمپیوٹر کا ایک مذموم استعمال تو وہ ہے جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا اور اکثر و بیشتر کمپیوٹر انہی کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جس کی شہادت مختلف عوامی سروے دے چکے ہیں۔ تاہم کمپیوٹر کے مفید استعمالات بھی اتنے ہی زیادہ ہیں جن کی بنا پر اس کو شر ّمحض قرار نہیں دیا جا سکتا، لیکن اس کے لئے ضرورت اس بنیادی امر کی ہے کہ کمپیوٹر کو مفید مصرف کے لئے وہی شخص استعمال کرتا ہے جس کے پاس کوئی مفید مصروفیت اور مثبت ہدف و مقصد کا وجود ہو۔ یہ بات بھی ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اس وقت پاکستان کی نوجوان نسل مفید مصروفیتوں اور مثبت مقاصد پر کتنی توجہ دیتی ہے یا ہمارے تعلیمی ادارے طلبہ کو تعمیری کاموں میں کتنا کھپا رہے ہیں۔ یورپی ممالک میں ہر بالغ فرد پر اپنی مالی کفالت کی ذمہ داری ہونے کے سبب اسے کوئی مفید مصروفیت تلاش کئے بغیر چارہ نہیں ہوتا، جس سے وہ اپنا روزہ مرہ خرچ چلائے۔ اسلام نے بھی اسی بنا پر بالغ لڑکوں کی کفالت کی ذمّہ داری والدین پر نہیں ڈالی، اس سے اُنہیں مفید شہری بننے اور باشعور حیات کے آغاز سے ہی بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ تاہم پاکستان میں مشرق و مغرب کی جو ملغوبہ ثقافت ہم نے متعارف کرا رکھی ہے، اس میں نوجوان نسل کی فارغ البالی، ماں باپ کے سر پر بوجھ بن کر بیٹھے رہنا اور اعلیٰ تعلیمی مراحل کے دوران اپنی عمر کے قیمتی سالوں کو ضائع کرنا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ پاکستان میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے طلبہ وطالبات کے ہاتھوں میں لیپ ٹاپ تھما کر دینی مدارس کے اساتذہ اور طلبہ کو ایک مشکل امتحان میں ڈال دیا ہے۔ ان کمپیوٹروں کے مفید استعمال اور نوجوانوں کو مشغول کرنے کی طرف توجہ نہ کی گئی تو یہ ایک خطرناک قومی المیہ بھی ثابت ہو سکتا ہے!!

• ایک اسلامی تعلیمی ادارہ کے 'ناظم تعلیمات' ہونے کے ناطے میں یہ بات اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ کمپیوٹر سائنس کے طلبہ کو چھوڑ کر، مضامین یا اسائنمنٹس کے سوا لیپ ٹاپ کا اعزاز دیے جانے والے ان نوجوانوں کے پاس ان کا کوئی مفید ایسا مصرف نہیں جو اس سے مثبت استفادہ کو پروان چڑھائے۔ اور یہ تو تعلیم سے وابستہ ماہرین بخوبی جانتے ہیں کہ کتنے طلبہ مضامین یا اسائنمنٹس کی تیاری سنجیدگی سے کرتے ہیں۔ طلبہ کی تعلیم میں سنجیدگی کا یہ عالم ہے کہ کمپیوٹر کی مدد سے نئی تحقیق کی بجائے پرانے مضامین کو دوبارہ پیش کرنے کا رجحان روز افزوں ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر قابو پانا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ البتہ کمپیوٹر عملی تحقیق سے وابستہ، یا دعوت و تبلیغ میں مصروف اور کسی ملازمت پیشہ شخص کے لئے، دورانِ ملازمت اس کو ملنے والے کاموں کا بڑا اچھا معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

مغرب کے نظریۂ تعلیم کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہاں ثانوی تعلیم کے بعد پیشہ وارانہ مراحل میں تعلیم کے دوران صرف تھیوری یا نظریہ پر اکتفا نہیں کیا جاتا، بلکہ اس تعلیم کے دوران ان کا نصف سے زائد وقت ان طلبہ کو ان عملی مسائل کا سامنا کرنے کی تربیت بھی دینا ہے جس میں وہ تحصیل علم کے بعد اپنی صلاحیتیں کھپائیں گے۔ تعلیم کو عملی مراحل کے ذریعے مکمل کرنا ایک طرف اُن کے نظریات میں نکھار اور تجربہ و بصیرت پیدا کرتا ہے تو دوسری طرف ان نوجوانوں کی مالی مشکلات کا حل بھی ان جزوقتی ملازمتوں کے ذریعے موجود ہوتا ہے۔ اور جب یہ طلبہ اپنے کمائے گئے پیسے سے اپنے اساتذہ سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور عملی مسائل کا سامنا کرتے ہوئے تعلیمی مراحل طے کرتے ہیں، تو اُنہیں اس رہنمائی کی قدر و قیمت اور ان سے کامل استفادہ کی توفیق ارزاں ہوتی ہے اور بعد از تکمیل علم اُنہیں کئی سال ملازمت کے انتظار میں ضائع کرنے کی بجائے، فوراً بعد ہی مفید اور کارآمد مصروفیت و ملازمت بھی میسّر آجاتی ہے۔ چنانچہ نوجوانوں کی غیر معمولی صلاحیت کو مفید بنانے کے لئے جہاں ایک طرف اُنہیں والدین پر بے جا انحصار سے نکالنا ضروری ہے تو دوسری طرف اُن کے لئے جزوقتی ملازمتیں پیدا کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ ہم نے مغربی تعلیم کی بے انتہا تفصیلات تو گہرائی میں اُترے بغیر حاصل کرلی ہیں، لیکن ان کی پروفیشنل تعلیم کے اس پہلو کو سنجیدگی سے لینے کی طرف توجہ نہیں کی۔

یاد رہے کہ مغرب میں ایسی تعلیم جس پر بعد میں انسان کے معاش کا انحصار ہو، انتہائی مہنگی ہے اور حکومت صرف بنیادی تعلیم تک تعاون کرتی ہے، اس مرحلہ کو طالب علم کو اکیلے ہی عبور کرنا ہوتا ہے، جس کے لئے اسے آسان تعلیمی قرضے وغیرہ دینے کی سہولتیں موجود ہوتی ہیں۔ اس طرح طلبہ میں احساسِ ذمہ داری اور محنت و یکسوئی سے تعلیم حاصل کرنے کا رویہ پروان چڑھتا ہے۔ الغرض اگر ہمارے طلبہ تعلیم یا عملی زندگی کے بارے میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کرتے تو کمپیوٹر وانٹرنیٹ جیسے ہتھیار کے غلط اور مخربِ اخلاق نتائج ظاہر وباہر ہیں، کیونکہ ان کے غلط استعمال کیلئے بہر حال کسی انتظام و تدبیر کی ضرورت نہیں ہے اور اسکا داعیہ اس خطرناک عمر میں سب سے قوی ہوتا ہے، نفس امارہ اور شیطان کی ہر دم ترغیب اس پر مستزاد ہے۔

کمپیوٹر وانٹرنیٹ کی مثال چھری اور چاقو کی سی ہے، اگر اس چھری سے کوئی مفید کام کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی راہ اور داعیہ موجود ہو تو یہ ایک بہترین ہتھیار ہے، وگرنہ نادانوں کے ہاتھوں میں چھریاں چاقو تھما کر اُنہیں زخمی ہی کیا جاسکتا ہے۔ان آلاتِ ٹیکنالوجی کی اس مہلک تاثیر کو دیکھتے ہوئے بعض اہل نظر وزیر اعلیٰ کے اس اقدام کو 'منظم نسل کشی' سے بھی تعبیر کرتے ہیں، اگر ان کمپیوٹرز کے مثبت استعمال کے لئے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی جاتی۔

ہم حکومتِ پنجاب کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ نونہالانِ قوم کے لئے مفید و بامقصد مصروفیات پیدا کرنے کی طرف بھی کاروباری اور تعلیمی طبقوں کو توجہ دلائیں گے کیونکہ ان نوجوانوں کی شکل میں صنعتوں اور کاروباروں کو سستے داموں باہنر لوگ بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح دینی اداروں کے منتظمین اور مہتممین کو ہم یہ توجہ دلانا چاہیں گے کہ جن نوجوانوں کو بڑی محنت سے اُنہوں نے کالج ویونیورسٹی کے آزادانہ ماحول سے بچا کر رکھا اور ان کو قلب ونظر کی پاکیزگی سکھانے کی کوشش کی ہے، وہ اس مرحلے پر اپنے نونہالوں کی سرپرستی کسی صورت ترک نہ کریں۔ علوم اسلامیہ اس لحاظ سے دینی ودنیوی ہر نوعیت کے علوم پر فوقیت رکھتے ہیں کہ ان میں کمپیوٹر کے اسلامی ودینی استعمالات کے بے حد وحساب مواقع موجود ہیں۔ یہی کمپیوٹر اسلامی تعلیم وتبلیغ کا ایک شاندار آلہ ہے۔ اُنہیں فوری طرح طور پر اپنے طلبہ کو عربی واُردو زبانوں میں کمپیوٹر کے استعمال کی تربیت دے کر، ہزاروں اسلامی کتب کے بیش بہا ذخیرے سے متعارف کرانا چاہئے، یہ طلبہ کمپیوٹر کے استعمال سے کس طرح گھنٹوں میں بہترین تقریر اور معیاری باحوالہ تحریر تیار کرسکتے ہیں، اس میدان میں اُن کی بھرپور رہنمائی پر مشتمل باضابطہ کلاسیں شروع کرنا چاہئیں۔ تبھی وہ ان طلبہ کے ہاتھ تھمائے جانے والے اس خطرناک آلے کی حشر سامانی سے محفوظ رہ سکتے اور اس کے بہتر نتائج حاصل کرسکتے ہیں۔

جدید دور کا انسان انٹرنیٹ سے ہر لحہ استفادہ کررہا ہے، اس بنا پر جہاں اس کا دائرۂ معلومات وسیع ہے، وہاں اس کے پیش کردہ کام کا معیار بھی بلند تر ہے۔ مدارس دینیہ سے وابستہ اہل علم کو بھی ان جدید ذرائع کو استعمال کرنا ہوگا، وگرنہ وہ اسلام کی ترجمانی اور اس کو درپیش تحدیات کا شافی جواب نہیں دے سکیں گے۔ غیر مسلموں کے علاوہ، ملحد و دہریوں اور باطل نظریات رکھنے والے انٹرنیٹ پر اسلام کی صورت مسخ کرکے پیش کررہے ہیں، حتیٰ کہ انٹرنیٹ پر اسلام کی ترجمانی کرنے والی ویب سائٹس کفار ومستشرقین یا قادیانیوں کی قائم کردہ ہیں جس سے علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و تحقیق کے میدان میں اسلامی تعلیمات کا حلیہ بگاڑا جا رہا ہے، ان حالات میں اسلام کے دفاع کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے طلبہ اس میدان میں بھی اپنے آپ کو تیار کریں۔

علم کے تقاضے اس دور میں جہاں تیز رفتاری کے متقاضی ہیں، وہیں اس کے لئے بیش قیمت وسائل بھی درکار ہیں۔ علم دین سے وابستہ لوگوں کے پاس اتنا کثیر سرمایہ اور ایسے مالی وسائل موجود نہیں کہ وہ شریعتِ اسلامیہ اور اسلام کی ترجمانی پر شائع ہونے والی قیمتی کتب ہر لحہ اپنے پاس محفوظ و مرتب رکھ سکیں۔ ان حالات میں کمپیوٹر اسلامی سکالرز کے لئے ایک بیش قیمت تحفہ ہے جس کی مدد سے وہ ہزاروں بلکہ لاکھوں تحریریں اپنے پاس انتہائی سستے داموں محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اسلام کے حوالے سے بہت سے ایسے انڈیکس، امدادی سافٹ ویئر اور تلاش و جستجو کے ایسے ذرائع کمپیوٹر کی سکرین پر دستیاب ہیں، جو روایتی ذرائع کتب و کیسٹ پر سرے سے موجود ہی نہیں ہیں۔ کمپیوٹر کے ذریعے اپنے پیغام چاہے وہ تحریری ہو، یا تقریری، تبلیغی ہو یا دعوتی، اس کو بہت وسیع پیمانے پر سستے داموں پھیلایا جاسکتا ہے، یوٹیوب پر چند ہزار روپے میں ٹی وی چینل چلایا جاسکتا ہے، ویب سائٹوں کے ذریعے درجنوں کتب میسّر کی جاسکتی اور پڑھی جاسکتی ہیں، آن لائن تدریسی ویب سائٹوں کے ذریعے درس و تدریس کے سلسلے کو زمان و مکان کی حدود سے نکال کر پوری دنیا تک وسیع کیا جاسکتا ہے، علمی و دینی موضوعات پر تبادلہ خیال کے انٹرنیٹ فورم موجود ہیں، قارئین و سامعین کے ایک بڑے حلقے تک چند روپوں میں اپنی بات پہنچائی جاسکتی ہے، فیس بک و ٹوئٹر کے ذریعے سماجی تحریک بپا کی جاسکتی ہے۔ مختصراً ان چیزوں کا اس لئے اشارہ کر دیا گیا ہے تاکہ مدارس کے ذمہ داران اس آلۂ خیر و شر کو مفید سمت استعمال کرنے کی طرف اپنے طلبہ کی صلاحیتوں کو یکسو کریں، اس کے لئے اُنہیں تربیتی کورسز کرائیں تاکہ یہ طلبہ دین اسلام کے سفیر اور مؤثر داعی بن کر، اسلام کے پیغام اور موقف کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیں۔

میاں محمد شہباز شریف کے ارشادات

میاں محمد شہباز شریف نے اپنے خطاب میں بہت سی اچھی باتیں کہیں، اُن کی یہ خوبی ہے کہ وہ جو سمجھتے ہیں، برملا اس کا اظہار کرتے ہیں۔ راقم الحروف کو کئی اجلاسوں میں اُن کے اس رویے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مزاج کا اِدراک ہوا، تاہم اُن کے بہت سے خیالات ایسے ہیں جن سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا۔ کسی حکمران کے لئے محض مقبول و محنتی ہونے کے علاوہ نظریاتی طور پر بھی واضح اور دوٹوک ہونا اشد ضروری ہے، جس کے بغیر معاشرے کو درست سمت ترقی نہیں دی جاسکتی۔ ایسے حکمران جو واضح نظریات کے حامل تھے، اُنہی کے اقدامات کی تاثیر ہمیشہ دیرپا اور قائم ودائم رہتی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے طلبہ مدارس اور اساتذہ کرام سے بجا طور پر فرمایا کہ

① فرقہ واریت ایک ناسور ہے، اور آج فرقہ واریت و تشدد نے ہمیں اس مقام پر پہنچایا ہے کہ کراچی تا خیبر ہر سو خون بہہ رہا ہے۔ مقتول بھی پاکستانی مسلمان ہے اور قاتل بھی۔ کیا پاکستان تمام مسالک کے پیروکاروں نے مل کر نہیں بنایا تھا، مینارِ پاکستان تلے تمام مکاتبِ فکر اکٹھے تھے۔ آج ہم فرقہ واریت کا شکار ہو کر اغیار کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں، ہم اُن کا کام اپنے ہاتھوں انجام دے رہے ہیں۔ اُن کو جھک کر سلام کرتے، ان کے مقاصد کو پورا کرتے اور آپس میں مل بیٹھنے کو بھی تیار نہیں۔ حرم پاک میں تو کوئی فرقہ واریت نہیں ہے، سب ایک امام کے پیچھے سکون و وقار سے نماز ادا کرتے ہیں، اور کوئی کسی کے خلاف فتویٰ بازی نہیں کرتا۔ فروعی مسائل کی بنا پر وہاں کوئی تلخی نہیں ہوتی۔ ہر ایک کو اپنا مسلک مبارک ہو لیکن ہم میں برداشت ہونی چاہئے۔ میں آپ کو الزام نہیں دے رہا، حکومت کا فرض ہے کہ انتظامی طور پر معاملات کو ٹھیک کیا جائے اور مدارس کا فرض ہے کہ امن، بھائی چارہ اور محبت و رواداری کو پروان چڑھانے کی تلقین کریں۔ کیا کوئی اسلامی ملک ایک دوسرے کا گلا کاٹ کر زندہ رہ سکتا ہے، کوئی ملک کیا اس طرح پروان چڑھ سکتا ہے؟ ترکی میں آج مساجد بھر رہی ہیں، لوگ دین کی طرف رجوع کر رہے ہیں، ایک طرف ان کے ہاں شراب پر سرکاری پابندی نہیں ہے، جو دراصل ہونی چاہئے لیکن اس ملک میں کوئی کسی کا گلا نہیں کاٹتا۔ امن، تحمل اور برداشت کا دور دورہ ہے اور ملک ترقی کر رہا ہے۔ انتظامی اور سرکاری ذمہ داری سے میں صرفِ نظر نہیں کرتا لیکن لوگوں میں تحمل پیدا کرنا تو علماے کرام کا کام ہے۔ میں پاکستان کو کمزور ہوتا اور ٹوٹتا دیکھ رہا ہوں۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اس فرقہ واریت اور قتل و تشدد کے ناسور کا مل کر خاتمہ کریں۔ یہ اسلام اور پاکستان کا بہت برا تعارف ہے۔

② اُنہوں نے طلبہ کو اپنا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ مجھے کئی ایک ممالک میں جانے کا موقع ملا، وہاں میں نے دیکھا کہ ایک شخص بہترین تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے کے بعد، انجنیئرنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سیمینار میں بہترین 'پریزنٹیشن' پیش کر رہا ہوتا ہے، کوئی ڈاکٹر خوبصورت نعتِ رسول ﷺ سنانے کے ساتھ ساتھ اپنے میدان میں بھی پیشہ ورانہ مہارت کا حامل ہوتا ہے۔ مسلم ممالک میں فزکس، ریاضی، سیاست، زراعت کے شعبوں کے مہارت کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی مہارت بھی بیک وقت پائی جاتی ہے۔ مراکش کے شہر کاسابلانکا (دارِ بیضا) سے ملائشیا کے کوالالمپور تک چلے جائیں تو ہمیں دینی علوم کے ماہرین ان تمام شعبوں میں کام کرتے دکھائی دیں گے، لیکن افسوس کہ ہمارے ملک میں ایسا بہت کم ہے۔ آج لیپ ٹاپ کی تقسیم کے ذریعے ہم دینی مدارس کے طلبہ کو معاشرے کی تعمیر و ترقی سے منسلک اور ہم آہنگ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ دین و دنیا کے جامع ہوں۔ اسی سے پاکستان کی ترقی اور خوش حالی وابستہ ہے۔ ان لیپ ٹاپس کے ذریعے انٹرنیٹ پر ملنے والے مضامین میں آپ دیکھیں گے کہ مسلمانوں نے کس طرح سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی کی، مسلمانوں نے سائنسی علوم میں کس طرح نام پیدا کیا۔ اندلس اور ہندوستان میں کتنی صدیاں اسلامی ریاست پروان چڑھتی رہی، انٹرنیٹ کے ذریعے آپ کئی اُلجھے مسائل کی تحقیق کے قابل ہو سکیں گے۔ آج ہمارے مدارس میں سارا زور نظریہ اور تھیوری پر لگا دیا جاتا ہے اور عملی مسائل سے پوری طرح صرفِ نظر کیا جاتا ہے، مسلم معاشرے کے زندہ مسائل بھی ہمارا موضوع ہونے چاہئیں۔ ہمارے مدارس کو چاہئے کہ ان ممالک کی اتباع میں اپنے مدارس میں جدید علوم اور ٹیکنالوجی کو فروغ و پروان چڑھائیں، مدارس کے طلبہ کا جدید علوم سے گریز اور معاشرتی ارتقا سے پیچھے رہنے کا رویہ فوری اصلاح اور مؤثر جدوجہد کا متقاضی ہے۔

③ وزیر اعلیٰ نے پاکستان کی پریشان کن صورتحال پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ہر سمت جل رہا ہے، ہم پر ۶۰ ارب ڈالر کے قرضے ہیں، ہر پیدا ہونے والا بچہ سیکڑوں روپے کا مقروض ہے۔ ان پر ہمیں ہر سال کروڑوں روپے سود ادا کرنا ہوتا ہے، جو میں جانتا ہوں کہ غیر اسلامی ہے لیکن کیا کریں، دنیا کے سارے مسلم ممالک میں سود کا ہی نظام چل رہا ہے۔ ہم کبھی غور نہیں کرتے کہ ہمارے تھانے کیوں ظلم کا گھوارا بنے ہوئے ہیں، عدالتیں کیوں انصاف نہیں دیتیں، ہمیں دنیا بھر سے کیوں ڈکٹیشن ملتی ہے اور اہل مغرب ہمارے خون میں ڈوبے ہوئے چند سکے ہماری طرف امداد کے نام پر پھینک کر ہماری خود مختاری سے کھیلتے ہیں۔ جب تک یہ کشکول کا یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا، پاکستان اپنی منزل پر نہیں چل سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ میں علماے کرام اور طلبہ علومِ دینیہ کے اس باوقار اجتماع میں آپ کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں یکسو اور متحد ہو کر غربت کے خاتمے کے لئے کوششیں کرنی چاہئیں اور محراب ومنبر سے غربت کے خاتمے کی مؤثر جدوجہد ہونی چاہیے۔

⑤ اُنہوں نے آخر میں اپنا پیغام ان الفاظ میں طلبہ کو دیا کہ

"ہمیں پاکستان کو عظیم تر ریاست بنانا ہے، سائنس کو اپنا زیور بنانا ہوگا، غربت وجہالت کی اتھاہ گہرائیوں سے پاکستان کو نکالنا ہے، ہمیں ان مقاصد کے حصول کے لئے متحد ہو جانا چاہیے۔"

تبصرہ

میاں محمد شہباز شریف کے مذکورہ بالا بہت سے خیالات قابل قدر ہیں، بالخصوص فرقہ واریت کے بارے میں ان کا تجزیہ اور شکوہ عین درست ہے۔ تاہم ان کے خطاب میں بعض اُمور قابل توجہ ہیں۔ تعلیم کے ضمن میں اربابِ مدارس کو ہی جدید علوم کی تلقین کافی نہیں اور اس پر اُن کا معاصر مسلم دنیا سے استدلال بھی درست نہیں۔ مروّجہ دینی مدارس مسلم معاشرے میں علوم شریعت کے ماہرین اور تفقہ فی الدین کی صلاحیت رکھنے والے افرادِ کار تیار کرنے کے ادارے ہیں، جیسا کہ حرمین کی سرزمین، سعودی عرب کی اسلامی جامعات بھی انہی مخصوص مقاصد کے لئے سرگرم ہیں۔ ان دینی اداروں میں سماجی علوم کا تعارف بھی پڑھا پڑھایا جانا چاہیے لیکن جس ضرورت کی طرف جنابِ وزیر اعلیٰ نے اشارہ کیا ہے، وہ دراصل پورے مسلم معاشرے کے عوام الناس کو دی جانے والی معیاری اور وسیع تر اسلامی تعلیم کا ثمرہ ہے۔ درحقیقت تفقہ فی الدین کے متخصص تیار کرنے کے علاوہ اسلام کا عامّۃ المسلمین سے بھی یہ لازمی شرعی تقاضا ہے کہ وہ دین کے 'معقول اور ضروری علم کے حامل' ہوں۔[1] جناب وزیر اعلیٰ کو اپنے اس مبارک جذبہ کی تکمیل کے لئے صوبہ پنجاب اور ملک بھر کے سکول وکالج میں علوم اسلامیہ کی تربیت کو اس معیار پر پہنچانا چاہیے کہ وہاں سے نکلنے والے ڈاکٹر وسائنس دان تلاوت ونعتِ رسولؐ کے علاوہ کسی ایک موضوع پر گاہے اسلامی موقف کی بھی ترجمانی کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جس طرح فزکس وکیمسٹری کی مسلم معاشرے میں بصیرت ومہارت کی ضرورت ہے، اسی طرح اس معاشرے کی علومِ نبوت میں بھی مہارت اوّلین اور بنیادی تقاضا ہے، اور ان

---

1 فرمانِ نبویؐ: «طلب العلم فريضة على كل مسلم» (سنن ابن ماجہ:۲۲۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام شعبہ ہائے حیات میں باہمی ربط وارتباط بھی ہونا چاہئے۔ یہ درست ہے کہ مدارسِ دینیہ میں سماجی علوم کے تعارف اور عملی مسائل پر توجہ کو بڑھانا چاہئے لیکن اس سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ معاشرے کے ۹۵ فیصد نظام تعلیم یعنی سکول وکالج میں اسلام کی تعلیم اس سے کہیں قوی اور وسیع تر ہونی چاہئے۔ جب حکومت ان اداروں کو بیش بہا تعلیمی بجٹ دیتی اور اُن کی اسناد کو تسلیم کرکے، اُنہیں معاشرے میں واضح اور متعین کردار دیتی ہے تو معاشرے کے مادی ارتقا کی ذمہ داری بھی ان شعبہ ہائے حیات کے فضلا کو اُٹھانی چاہئے۔ وزیر اعلیٰ کا مدارس سے مادی میدانوں کے ماہرین پیدا کرنے کا مطالبہ زمینی حقائق سے مطابقت نہیں رکھتا اور دنیا بھر میں بھی ایسے ہی ہورہا ہے۔ مدارسِ اسلامیہ الحمد للہ اپنا کام کررہے ہیں، ان میں اصلاح اور ارتقا اس نوعیت کا ہونا چاہئے جو ان کے مقصد ومنزل سے ہم آہنگ ہو، نہ کہ اصلاح وترقی کے نام پر انہیں ان کے مشن یعنی مسلمانوں کو دینی رہنمائی دینے اور معاشرے کو درپیش مسائل میں اسلام کی ترجمانی کرنے سے محروم کردیا جائے۔ اگر ہماری حکومتیں مدارسِ اسلامیہ کو ان کے حقیقی مقاصد سے بہتر طور پر ہم کنار کرنے کے لئے اقدامات کرتی ہیں تو اس کا کھلے دل سے خیر مقدم کیا جائے گا۔

اسلامی علوم کو صرف مدارس تک محدود کردینے اور انہی سے ہر میدان کے ماہرین کے حصول کا مطالبہ سیکولرزم پر ایمان رکھنے کا شاخسانہ ہے جس نظامِ الحاد میں دین کو ایک محدود خانے پر مقید کرکے، دنیا کے تمام دائرہ ہائے کار کو خالص انسانی خواہشات اور معلومات کی بنا پر پروان چڑھایا جاتا ہے اور انہی الٰہی رشد وہدایت سے محروم رکھا جاتا ہے۔ جبکہ پورے معاشرے میں اسلام کا علم عام کرنا اور تمام شعبہ ہائے حیات کے ماہرین کو اسلام کا ضروری علم دینا، اسلامی نظریۂ تعلیم کا تقاضا ہے جس کی رو سے مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا بھی ہونا چاہئے جو فزکس وکیمسٹری کی طرح صرف علومِ اسلامیہ میں تفقہ وبصیرت کے لئے یکسو ہو۔ سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ۱۲۲ واضح طور پر بتاتی ہے کہ تم میں ایک جماعت دین وشریعت کے لئے پیغمبرانِ کرام اور ائمۂ اسلاف کی طرح یکسو ہونی چاہئے جبکہ نبی کریم ﷺ نے واضح یہ اعلان کردیا تھا کہ ''تم اپنے دنیا کے معاملات کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔'' اور دوسری طرف دین کا لازمی علم تمام مسلمانوں پر فرض قرار دیا گیا۔ ہمارے اربابِ اختیار کو کم از کم اسلام کے بنیادی نظریات سے آگاہ ہونا اور علماے کرام کی مجلس میں اِنہیں سیکولر نظریات پر مبنی دعوت سے گریز کرنا چاہئے۔

☆ وزیر اعلیٰ کا معاشرے میں توازن پیدا کرنے کا مطالبہ، اس کو سائنسی ترقی سے ہم کنار کرنے کی خواہش اور غربت کے خلاف متحد ہوجانے کا عزم بھی قابل قدر ہے، لیکن ایک مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمران ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس امر کی ذمہ داری اُن پر عائد کی ہے، وہ یہ نہیں کہ اس معاشرے میں کتنے سائنس دان پیدا ہوئے اور اُن کی رعایا نے دنیوی اسباب ووسائل حاصل وجمع کرنے میں کتنی کامیابی حاصل کی۔ یہ مغربی اقوام کا میزانِ ترقی اور منشورِ حکومت ہے۔ قرآنِ کریم میں مسلم حاکم کا فریضہ اور رویۃ اللہ تعالیٰ نے یہ قرار دیا ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾[1]

”وہ لوگ، اگر زمین میں ہم اُنہیں حکومت و تمکین عطا کریں، تو وہ اقامتِ نماز، ایتاے زکوٰۃ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا قیام کریں گے۔“

اگر حکمران یہ فرائض پورے کریں تو قرآنِ کریم نے اُنہیں معاشرے میں امن وامان کی بیش بہا نعمت کا وعدہ[2] دیا ہے۔ جس نظامِ سیاست نے دنیا میں انقلاب آفرین اثرات پیدا کئے اور جس کی تمنّا چودہ صدیاں گزر جانے کے بعد آج بھی ہر مسلمان رکھتا ہے، اُس کی ترجیحات اور لائحۂ عمل وہی تھا جو قرآنِ کریم نے بیان کیا۔ نبی کریم ﷺ جو اپنی ہر حیثیت میں کسی اُمتی کے لئے اُسوہ اور قدوہ ہیں، چاہے وہ فرد کی حیثیت ہو، یا حاکم و قاضی اور سپہ سالار کی۔ آپ کے دورِ حکومت میں آپ کو اپنے صحابہ کی غربت سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے بے تعلقی اور دنیا سے رغبت کی فکر ستایا کرتی تھی۔ آپ ہر اسلام لانے والے فرد اور اپنے نمائندہ گورنر کو بھیجتے ہوئے اسے انہی احکام کی تلقین کرتے جو حدیثِ معاذ[3] ودیگر میں موجود ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ مدینہ منورہ میں سیاسی حکمرانی کے ۱۰ برس گزارنے اور کامیاب ترین بلکہ قابل اتباع حکمرانی کرنے کے بعد، جب آپ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں تو مدنی معاشرہ میں کوئی سائنس دان پیدا نہیں ہوتا، مادی علوم اور شہری وتمدنی سہولیات میں کوئی قابل ذکر ارتقا نہیں ہوتا، وہاں غربت سے خاتمے کا

---

۱ سورۃ الحج:۴۱

۲ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ... وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ... (سورۃ النور:۵۵)

۳ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ: «إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ...» (صحیح بخاری:۱۳۹۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ہنگامی پروگرام آپ نے جاری نہیں کیا ہوتا۔ اس سے مسلم حکمران پر عائد فرائض اور اس کی ترجیحات کا بخوبی علم ہو جاتا ہے۔ دورِ خلافت راشدہ میں بھی آپ کے خلفا رضی اللہ عنہم کو اپنے دینی فرائض پورے ہونے کی فکر ہوتی تھی، جس میں اللہ کے حقوق کے بعد، اللہ کے بندوں کے حقوق اور اُن میں شریعت کے مطابق عدل وانصاف کرنے کی فکر[1] نمایاں ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چند ہی برسوں میں ایسی مضبوط و مستحکم قوم تیار ہوئی جس نے ایک طرف اللہ کے بندوں کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر اللہ کی بندگی میں لگا دیا، اُن کی آخرت سنوری اور شریعتِ اسلامیہ کے متوازن احکامات پر عمل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اُن میں آخر کار غربت کا بھی اس طرح سے خاتمہ کر دیا کہ ڈھونڈے سے بھی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملتا تھا۔ آج کا انسان اپنی محیر العقول مادی ترقی اور غربت کے خلاف پر عزم جدوجہد کے باوجود غربت کو ختم کر لینے میں کامیاب نہیں ہو سکا لیکن چودہ صدیاں قبل چشم فلک ایسے مناظر دیکھ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ایسا مثالی امن وامان عطا کیا کہ صنعا سے حضر موت سفر کرنے والی عورت کو زیورات اُچک لئے جانے کا ڈر باقی نہ رہا اور غربت کے خاتمے اور امن وامان کے قیام کی نبوی پیش گوئیاں پوری ہو کر رہیں۔ دنیا میں اُن کی ایسی ہیبت طاری ہوئی اور اللہ کی بندگی کرنے والے دنیا پر اس طرح غالب و متمکن ہوئے کہ تاریخ انسانی کا سب سے بڑا حکمران فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اسی دور میں نصف دنیا پر اسلام کے یوں جھنڈے لہراتا ہے کہ آنے والی صدیوں میں آج تک وہ خطے اسلام کی برکات سے بہرہ مند ہو رہے ہیں۔ مسلمان جب دیگر خطوں کی طرف پیش قدمی کرتے تو وہ فتوحات کے جھنڈے گاڑنے اور تسخیر کائنات کی بجائے اللہ کی سرزمین میں اللہ کے بندوں کو اُس کی بندگی کی گنجائش میسر[2] کرنے کے لئے نکلتے تھے۔ پھر اللہ کے اُن مطیع مسلمانوں نے دنیا میں رہنے سہنے کے اُصول وضوابط اور سرکاری ادارے بھی تشکیل دے لئے اور اسلام کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے کائنات میں تفکر وتدبر کیا، اس کے نتیجے میں اللہ کی بندگی میں مزید پختہ ہوئے، اَمراض انسانی کے خلاف کامیابیاں حاصل کیں، جس دنیا میں انسان کو اللہ نے بھیجا ہے، اور قرآن کی زبان میں ہر چیز اس انسان کے لئے پیدا اور مطیع فرمائی ہے، ان چیزوں کو اللہ کی

---

۱ دیکھئے خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم کے خلیفہ مقرر ہونے کے بعد اوّلین خطبات کے متون... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلامی معاشرے میں عدل اجتماعی کے قیام کی ذاتی اور ادارہ جاتی کوششیں

۲ قولِ مغیرہؓ بن شعبہ: إخراج العباد من عبادة العباد إلىٰ عبادة رب العباد (تاریخ طبری: ۲/۴۰۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائی ہوئی حدود میں اُنہوں نے استعمال بھی کیا۔

یہ اللہ کی سرزمین ہے، آسمان وزمین اُس کی میراث ہیں اور کائنات اُسی کے حکم سے چلتی ہے، زمین پر کوئی پتہ بھی اس کے علم کے بغیر حرکت نہیں کرتا، جب اللہ کی مخلوق بالخصوص مسلمان اس کے حکم پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو وہ ربّ کریم اُن پر اپنے خزانے کھول دیتا ہے:

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝۹۶﴾[1]

"اگر یہ بستیوں والے ایمان لے آئیں، اللہ کا تقویٰ اختیار کریں تو ہم ان پر آسمان وزمین کی برکات نازل کریں، لیکن اُنکی تکذیب کے سبب اُنہیں اپنا کیا بھگتنا پڑتا ہے۔"

حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی قوم کو یہ منادی دنیوی فلاح وکامرانی کا واضح اعلان کر رہی ہے:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا۝۱۰ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا۝۱۱ۙ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا۝۱۲ؕ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا۝۱۳ۚ﴾[2]

"میں نے اُنہیں دعوت دی کہ اللہ سے استغفار کی روش اختیار کرو، وہ بلاشبہ بڑا ہی بخشنہار ہے۔ وہ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارشیں برسائے گا، وہ اُموال اور بیٹوں کے ذریعے تمہیں دنیا میں نعمتیں عطا کرے گا۔ تمہارے لئے باغات اور نہریں بہائے گا، تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اللہ سے (ان وعدوں کی تکمیل کا) یقین نہیں رکھتے۔"

یہی دعوت اللہ تعالیٰ نے سابقہ اُمتوں کو بھی دی، قرآن کی زبانی...:

﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ﴾[3]

"اگر یہ بستیوں والے تورات وانجیل اور اللہ کی طرف سے منزل شدہ وحی کو دنیا میں قائم ونافذ کر دیں، تو یہ اُوپر سے بھی نعمتیں کھائیں اور نیچے سے بھی۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو رزق کی فکر کرنے کی بجائے، اپنے دینی فرائض ادا کرنے کی تلقین وہدایت کی ہے اور اس کے نتیجے میں رزق کی فراوانی کا سامان اللہ تعالیٰ خود کرتے ہیں:

---

۱ سورۃ الاعراف:۹۶

۲ سورۃ النوح:۱۰تا۱۳

۳ سورۃ المائدۃ:۶۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝۱۳۲﴾[1]

''اے نبی! اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس پر استقامت اختیار کر۔ ہم تجھ سے کسی رزق کا مطالبہ نہیں کرتے۔ تیرے رزق کے ذمہ دار ہم خود ہیں۔ اور آخرت تو ہے ہی اہل تقویٰ کے لئے۔''

اسلام میں اللہ کی بندگی کے ساتھ ساتھ، انسانوں کے مابین بہتر تعلقات کی وسیع وعریض ہدایات موجود ہیں، پھر معاشروں کے عدل وانصاف اور امن وامان کے ان گنت احکامات اس میں پائے جاتے ہیں۔ جب کوئی حکمران یا ذمہ دار ر مسئول اپنے پیر کاروں کو اسلام کا حکم دے گا، زکوٰۃ کے ذریعے مالی توازن پیدا کرنے کی کوشش کرے گا، اللہ کی حدود کے قیام کے ذریعے معاشرے میں امن وامان قائم ہو گا تو لا محالہ وہ معاشرے زندگی کے ہر میدان میں ترقی کریں گے۔ معیشت وصنعت بھی پروان چڑھے گی، جب ہمارے مغربی تعلیم یافتہ اور مادہ پرست حکمران پوری قوم کو بگ ٹٹ سائنس اور مادیت کی تلقین کرتے نظر آتے ہیں تو لاریب یہ محسوس ہوتا ہے کہ اُن کا اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں اور تاریخ اسلامی کے زرّیں اَدوار کی زمینی اور عملی شہادت پر یقین نہیں ہے۔ اُن کی فکر و نظر کے زاویے مغرب سے مستعار ہیں اور مغرب کی مصنوعی ترقی نے اُن کی آنکھوں کو خیرہ کیا ہوا ہے جس کے بارے میں مغرب کے نباض، علامہ اقبال پہلے ہی کہہ چکے ہیں: ؏

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

مسلمانوں کے حکمران دراصل نبی کریم ﷺ کے سیاسی جانشین ہیں، اور مسلم حکمران انہی اہداف ومقاصد کے لئے کام کرتا ہے، جو اس کے رہبر ورہنما ﷺ نے متعین کردیے ہیں۔ اسی بنا پر مسلمانوں پر اُن کی اطاعت کی شرعی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جس کی تلقین کئی ایک فرامین نبویہ میں موجود ہے۔ اسلام کا پیغام انسانیت کے نام اللہ کی بندگی اور اطاعت وپیروی کا ہے، دنیا کو آخرت کی تیاری کے لئے گزار کر، آخرت سنوارنے کا ہے۔ جو اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی دنیا بھی سنوار دیتے ہیں۔

غور کیجئے کہ اگر اسلام کا پیغام بھی براہِ راست غربت کے خاتمے کا ہوتا تو زبانِ رسالتؐ یا

---

1 سورۃ طٰہٰ: ۱۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم سے اُس کے تائید میں کوئی ایک کلمہ اور تلقین ضرور صادر ہوئی ہوتی۔ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک موت کا سامنا نہیں کرے گا جب تک اپنے مقدر میں لکھے رزق کا ایک ایک حصہ پا نہ لے[1]۔ یہ رزق اللہ تعالیٰ تقسیم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم یا زیادہ دیتا ہے۔[2] آپ کی زبانِ اقدس سے تو مال کی حشر سامانی اور فتنہ انگیزی کے تذکرے ملتے ہیں۔ اگر یہی مادیت اور آسائش کا حصول آپ کی دعوت کے بنیادی نکتے ہوتے تو مکہ مکرّمہ میں آپ پر ایمان لانے والے سابقون اوّلون، جو دنیوی حشم وجاہ میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے، مثلاً سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عثمان بن عفان، سیدہ خدیجۃ الکبریٰ، سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف، سیدنا حمزہ بن عبد المطلب، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم وغیرہ... آپ کو جواباً کہتے کہ یہ نعمتیں تو ہمارے پاس پہلے سے ہی موجود ہیں، اگر یہی آپ کا پیغام ہے تو اس میں ہم آپ سے برتری رکھتے ہیں، ہمیں آپ کی اتباع، قربانیوں کو برداشت کرنے اور اللہ کی راہ میں ہجرت و جہاد جیسے شدائد برداشت کرنے کی کیا ضرورت...؟

اگر یہی اسلام کی دعوت ہے جو ہمارے مغربی تعلیم یافتہ اربابِ سیاست کا روزمرہ محاورہ ہے، تو پھر کبھی کوئی غنی مسلمان، اپنے مال سے اللہ کی راہ میں صدقہ کے لئے نہ نکالے، اللہ کے دیے مال سے زکوٰۃ کی صورت میں غریبوں کو حصہ نہ ملے، اور معاشرے میں معاشی انصاف کبھی قائم نہ ہو۔ مال سے بے پناہ محبت پر مبنی آج کی سرمایہ دارانہ تہذیب نے دنیا میں امیر وغریب کے باہمی فرق میں کئی گنا اضافہ کیا ہے، اس نظریۂ سرمایہ داریت پر عمل پیرا اربابِ اقتدار غربت کا خاتمہ تو در کنار، بالواسطہ غربت پیدا کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔ اس طرح غربت ختم ہونا ہوتی تو آج کے سرمایہ دار کر چکے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پختہ ہوتا ہے تو مال کو تقسیم کرنے اور غریب بھائیوں کو دے کر اس سے جنّت کمانے کی ریت پڑتی ہے۔ اور تاریخ اس کی گواہی دیتی ہے کہ اس رویے سے معاشرے میں امیر وغریب کے مابین محبت واپنائیت، اور ہمدردی وغم گساری پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ہماری دعوت مال کے حصول کی ہو تو پھر ہر فرد زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے میں ہی لگا رہے اور دنیا کو جنّت بنانے میں مگن رہے، جو کبھی کسی کیلئے جنت نہیں بن سکی!!

اہل مغرب کے انسانی ہمدردی اور غم گساری کے نعرے کھوکھلے اور جھوٹے ہیں جو ایک

---

١ عن جابر قال قال رسول الله ﷺ «إن أحدكم لن يموت حتى يستوفي رزقه فلا تستبطئوا الرزق واتقوا الله وأجملوا في الطلب خذوا ما حل ودعوا ما حرم» (المعجم الاوسط:٣١٠٩)

٢ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۔ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سرمایہ دارانہ نظام کے ذریعے دنیا بھر کی دولت سود و کرنسی کے ذریعے مالداروں کی جھولی میں ڈال رہے ہیں اور دوسری طرف اُن کی مالی ہوس کا شکار ہونے والے لوگوں کو جھوٹی مدد کے نام پر امداد کے چند سکے بانٹ چھوڑتے ہیں۔

الغرض ہمارے حکمرانوں کو اسلامی نظریۂ حیات کا شعور رہونا چاہئے اور مسلم حاکم کے فرائض منصبی کے مطابق ہی اُنہیں اپنی قوم کو پروان چڑھانا چاہئے۔ جناب وزیر اعلیٰ کو اپنے خطاب میں ان علما اور طلبہ کو مادیت کے لئے متحد ہو کر جدوجہد کی بجائے، ان کے کارِ خیر بلکہ شیوۂ پیمبری کو تقویت اور ہر طرح سے اُن کی تائید کرنے کا عزم کرنا چاہئے تھا۔ یہ اہلِ دین، خود جس طرح معاشرے کو اللہ تعالیٰ کی طرف لانے کی جدوجہد کر رہے ہیں، اس میں اُن کا ساتھی بننے کی خواہش کا اظہار کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ علماے کرام نبی آخر الزمان ﷺ کے علم کے وارث ہیں اور مسلمان حکام نبی کاملؐ کی سیاسی حیثیت کے وارث ہیں۔ دونوں کا فرض و منصب ایک ہی ہے، کہ لوگوں کو اللہ کی بندگی کی طرف بلایا جائے، اور اللہ کے دین کو اپنے اور دوسروں پر قائم کرنے کی جدوجہد کی جائے۔ اسلام میں دینی اور سیاسی قیادت دو جدا چیزیں نہیں رہیں، مسلمانوں کی نماز کا امام ہی نبی کا سیاسی جانشین ہوتا ہے، اور دونوں کو شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں 'امام' ہی کہا جاتا ہے۔ افسوس کہ آج یہ خالص اور کھرے اسلامی نظریات اتنے اجنبی ہو چکے ہیں کہ ان کو حیرت سے سنا، پڑھا جاتا ہے۔

حکام کے کے اصل فرائض قرآن و سنّت کی زبان میں اوپر ذکر ہوئے ہیں۔ اسلام کا وعدہ کرنے کے باوجود اللہ کے حکموں سے روگردانی نے آج ہمیں اس ذلت و رسوائی میں ڈال دیا ہے کہ ہمارا سب سے گندا نظام 'سیاست' کا ہے، جو مغرب سے مستعار اور اُس کے دباؤ کے ذریعے ہم پر مسلط ہے۔ اس جمہوری نظامِ سیاست کا ہی کرشمہ ہے کہ عدالتوں میں انصاف نہیں ملتا، تھانوں میں شنوائی نہیں ہوتی، ہمارا میڈیا پاکستان اور اسلام کی دنیا بھر میں جگ ہنسائی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا، حکمران ہاتھوں میں کاسۂ گدائی لے کر پھرتے اور پاکستان کا بچہ بچہ قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ ملک بھر میں خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے، امن و امان کی گراں مایہ نعمت (جو اللہ نے اپنے دین کے احکام پر عمل کرنے والوں کو انعام میں دینے کا وعدہ دیا ہے) سے محروم ہونے سے معاشی سرگرمیاں بھی معطل ہیں، کوئی یہاں کاروبار کرنے کو تیار نہیں اور ہر صاحبِ ثروت اپنا مال سمیٹ کر بیرونِ ملک ڈیرے لگا رہا ہے۔ ان حالات میں قوم کی معاشی ترقی بھی کیوں کر ممکن ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے حکمرانوں کے سامنے سود کا تذکرہ آئے یا غیروں سے امداد کے خوش نما نام پر بھیک اور گلے میں پڑنے والے طوقوں کا، تو اسے وہ آرام سے اِسے دنیا بھر میں 'چلی آنے والی روایت' کہہ کر اپنے فرض سے سبک دوش ہو جاتے ہیں، فرقہ واریت کی مذمت تو جابجا کرتے ہیں لیکن اس کے خاتمے کی کوئی سنجیدہ جدوجہد کرنے کو تیار نہیں بلکہ اسے بالواسطہ طور پر پروان چڑھانے میں مگن ہیں۔ حکمرانوں کو اپنے فرائض سے آنکھیں بند کرنے کا یہی رویہ مسائل کی جڑ ہے!!

ہم میاں شہباز شریف کی صورت میں ایک قدرے بہتر حکمران کی محنت وخلوص کی قدر کرتے ہیں، اُن کی خدمات کو سراہتے ہیں، اُن کے دردِ دل کو سلام پیش کرتے ہیں، لیکن ان کی تشخیص مرض کے سلسلے میں یہ نشاندہی کرنا چاہتے ہیں کہ وہ مسلم حکمران کے فرائض کو پہچانیں۔ اپنے تعلیمی فرائض، جن سے پوری قوم کی تشکیل وتعمیر ہوتی ہے، کو متوازن کریں۔ معاشرے کی تعمیر وترقی میں اپنی ترجیحات پر نظر ثانی کریں۔ مسلم حاکم کے اصل فرائض کو جانیں اور اس سلسلے میں اُسوۂ نبوی اور اُسوہ خلفاے راشدین سے رہنمائی حاصل کریں۔ سائنسی ترقی اور غربت کا خاتمہ کوئی غیر اسلامی ہدف نہیں، لیکن اُن کے حصول کا اسلامی ماڈل اختیار کریں، جس کے نتیجے میں دیرپا تبدیلی اور غربت کا دائمی خاتمہ ممکن ہو سکے گا۔ تفکر وتدبر اور اپنی صلاحیتوں کو کام میں لانے کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جابجا تلقین کی ہے، لیکن اس سے پہلے سائنس دان کو مسلمان تو بنالیں، اللہ کا پیروکار بندہ بن کر، وہ اللہ کی نعمتوں سے جو جی میں آئے، استفادہ کرے۔ قرآن کی زبان میں یوں سمجھئے کہ

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ﴾[1]

''کون ہے وہ جو اللہ کی نعمتوں اور زینتوں کو حرام قرار دینے والا ہے، یہ ایمان والوں کے لئے ہیں دنیا میں۔ اور یوم آخرت صرف ایمان والوں کا ہی نصیب ہوں گی۔''

تاہم قوم کی اصلاح کا لائحۂ عمل بناتے ہوئے حکمرانوں کو اُن کی دینی ودنیاوی، دونوں صلاح وفلاح کو پیش نظر رکھنا چاہئے، تبھی وہ اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برا ہو سکتے ہیں اور اسی سے ملتِ اسلامیہ کی درست تشکیل وتعمیر ہو سکتی ہے۔ وما علینا إلا البلاغ

(ڈاکٹر حافظ حسن مدنی)

---

1 سورۃ الاعراف: ۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ